

عبدات کے رہنماء اصول

سبق 6

کیا وجہ ہے کہ بارش نیچے کو آتی ہے اور اوپر کو نہیں جاتی؟ سورج کیوں مشرق سے لکھتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ سانس ہوا میں لیتے ہیں اور پانی میں نہیں؟ یہ احتمانہ سوالات نہیں ہیں۔ سائنسدانوں نے انکے جوابات میں کئی کئی برس صرف کئے ہیں۔ انہوں نے معلوم کیا ہے کہ کائنات اور اس میں موجود ہر ایک شے قوانین کے تحت ہے جو اسے ترتیب میں رکھتے ہیں۔ اس ترتیب کی عدم موجودگی میں نہ تو بارش ہو، نہ غروب آفتاب اور نہ ہی زندگی۔ یہ ”نظرت کے قوانین“ ہیں۔ بخشش مسکی ہم جانتے ہیں کہ یہ ”خدا کے قوانین“ ہیں۔ ہمارے خالق نے ان قوانین کو قائم کیا تاکہ کائنات کا انتظام چلا یا جائے۔

جس طرح کائنات خدا کے قوانین اور حکومت کے بغیر قطعی ابتری کا شکار ہوتی ہے۔ اسی طرح ہماری باطنی زندگیاں بھی ترتیب میں نہ ہوں اگر ہم خدا کے رہنماء اصولات کی پیروی نہ کریں۔ ان باطنی رہنماء اصولوں کو خدا کی اخلاقی حکومت کہا جاتا ہے۔ ان میں وہ

روحانی اقدام یا شرائط شامل ہیں جنکی پیروی لازمی ہے اگر ہم اسے خوش کرنا چاہتے ہیں۔
مثال کے طور پر اگر کوئی شخص شخصی طور پر توبہ نہ کرے اور یسوع اُسکے کو اپنا
نجات دہندا قبول نہ کرے تو وہ نجات حاصل نہیں کر سکتا۔



خدا نے عبادت کے لئے بھی اپنے کلام میں رہنماؤصول دیئے ہیں۔ ان میں
سے چند کا مطالعہ ہم کر چکے ہیں۔ کیا آپکو عبادت گزاری کی تین باطنی صفات یاد ہیں؟ ہم
نے سبق نمبر 1 میں انکا مطالعہ کیا تھا کہ یہ صفات عاجزی، فرمانبرداری اور محبت ہیں۔ ہم نے
عبادت کے اظہار کے طریقوں کا مطالعہ بھی کیا ہے جو دعا، خدمت اور موسیقی ہیں۔ اس سبق
میں ہم مطالعہ کریں گے کہ ہم کس طرح اپنے آپ کو موثر مسیحی عبادت کیلئے تیار کر سکتے ہیں۔

اس سبق میں آپ مطالعہ کریں گے.....

باطنی تیاری

ظاہری اظہار

یہ سبق آپ کی مدد کریں گا کہ آپ.....

☆ موثر عبادت کے لئے ضروری انجیلی شرائط پوری کرنے کیلئے تیاری کا بیان
کر سکیں۔

☆ سمجھ سکیں کہ عبادت کے کونے طاہری اظہار باطل مقدس کی تعلیم کے
مطابق ہیں۔

☆ سچی عبادت کے انجیلی اصولوں کی روشنی میں اپنی عبادت کا تجزیہ کر سکیں

باطنی تیاری کے لیے

مقصد نمبر 1 ان باطنی شرائط کی کرتا جکا تفاضل عبادت کیلئے کرتا ہے۔

عبدات کی درست تیاری میں پاک، صاف اور پر سکون ہوتا۔ ہم ترتیب وار
انکا مطالعہ کریں گے تاہم جب ان باتوں کا تعلق ہمارے خیالات اور روایوں سے ہو تو یہ
آپکی میں غلط ملٹ ہو جاتی ہیں۔

پاک ہوتا

پاک ہونے کے معنی ہیں خدا کے حضور گناہ سے خالی ہونا۔ یقیناً یہ صرف اسی
وقت ممکن ہے جب خدا بذات خود ہمیں معاف کرے اور ہمارے گناہ ہم سے دور کرے۔
”اے خدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر۔ اپنی رحمت کی کثرت کے
مطابق میری خطا میں مٹا دے۔ میری بدی کو مجھ سے دھوڈال اور میرے
گناہ سے مجھے پاک کر۔“ (زبور ۱۵: ۲)

ایک عورت شدید سر درد کے ساتھ گرجا گھر میں گئی۔ جب پاہنچنے تجویز کیا
کہ اسکے لئے دعا کی جائے تو اس نے جواب دیا ”جی نہیں۔ میرے لئے دعا نہیں کی جاسکتی

کیونکہ میں اپنے بچوں سے سختی سے پیش آئی تھی اور بلاوجہ انہیں ڈانٹا تھا۔“

اسکے پاسر نے نرمی سے اسے یاد دلا�ا کہ وہ خدا سے معافی مانگ سکتی ہے، اس معافی کو قبول کر سکتی ہے اور خدا کے حضور اسی سے کھڑی ہو سکتی ہے۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا اور فوراً اس نے شفایاں۔ شاید اسکی جسمانی شفا سے کہیں بڑھ کر یہ سمجھنا تھا کہ اگر وہ خدا سے درخواست کرے تو وہ پاک ہو سکتی ہے۔

کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ ہم جو چاہے کریں کیونکہ معافی تو فقط کہنے سے حاصل ہو جائے گی۔ ۱۔ یوحنا ۹:۳۶ میں اسکا جواب دیا گیا ہے، ”جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ اسکا تھم اس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔“

یوحنہ میں یاد دلاتا ہے کہ کوئی مسکی جانتے بوجھتے ہوئے گناہ کرے تو خدا کے حضور اسکا مقام ضرور متاثر ہوگا۔ جب ایسا ہو تو لازم ہے کہ دعا میں معافی مانگی جائے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ جب ہم یسوع سے محبت رکھتے ہیں اور اس قیمت کا احساس کرتے ہیں جو ہماری نجات کے لئے ادا کی گئی ہے تو ہم پاک رہنا چاہتے ہیں اور جیسا کہ بابل مقدس فرماتی ہے گناہ سے داغدار ہونا نہیں چاہتے۔

مشق

1 جملے کی درست تحریک کے حرف تہجی پر دائرہ کھینچیں۔ خدا کے حضور پاک ہونے کے معنی ہیں

الف: کبھی گناہ نہ کرنا۔

ب: نیک بُننے کی سخت کوشش کرنا۔

ج: دعا کرنا اور خدا سے معافی حاصل کرنا۔

saf ہونا

جب خدا ہمیں پاک کر دیتا ہے تو ہم پاک رہنا چاہتے ہیں اور اسکے معنی ہیں کہ ہم اپنے اور خدا کے درمیان ہر ایک شے کو صاف رکھیں۔ ایک پرانا گیت اس بات کو کچھ یوں پیش کرتا ہے:

”میرے منجی اور میری روح کے درمیان کوئی نہیں ہے،

تاکہ اسکا مبارک چہرہ مجھ پر جلوہ گر ہو؛

کوئی شے اسکی چھوٹی سی مہربانی سے مجھے دور نہ رکھے،

راتستے کو صاف رکھو! کسی شے کو درمیان میں نہ آنے دو۔“

پُوس رسول لکھتا ہے کہ وہ اپنے ہدف تک پہنچنے کی بہترین کوشش کر رہا تھا۔

”نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تا کہ اس انعام کو حاصل کروں جسکے لئے

خدا نے مجھے مسح یوسع میں اوپر بلا�ا ہے“ (فلپیوں ۱۳:۳)۔

اعمال ۱۶:۲۲ میں وہ کہتا ہے، ”اسی لئے میں خود بھی کوشش میں رہتا ہوں کہ خدا

اور آدمیوں کے باب میں میرا دل مجھے کبھی ملامت نہ کرے۔“ لیکن ہمارا اول کس طرح ہمیشہ

صاف رہ سکتا ہے؟ بعض مسیحیوں نے یہ سوال پوچھا ہے اور پھر خدا کو ناراض کرنے سے اس

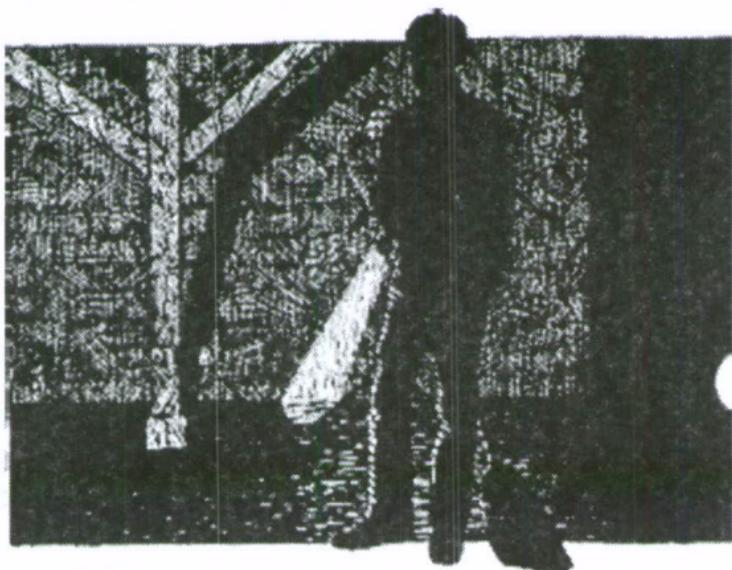
قدر خوفزدہ ہوئے ہیں کہ وہ سارا وقت خوف میں زندگی بر کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے

دلوں کو خود جانچنے کی غلطی کی ہے۔ یہ کسی گھر کو ثارچ کی بلکی سی روشنی سے صاف کرنے کے

متراوِف ہے۔ شاید اس سے معلوم نہ ہو کہ کس چیز کو صاف کرنے کی ضرورت ہے نیز یہ

صاف حصہ پر بھی سایہ ڈالے گی۔ زبور ۱۳۹-۲۳-۲۲ میں ایک بہتر طریقہ بتایا گیا ہے:

”اے خدا! تو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان۔ مجھے آزماء اور میرے خیالوں کو جان لے اور دیکھ کر مجھ میں کوئی بُری روشنیں تو نہیں اور مجھکو ابدی راہ میں لے چل۔“۔



جب ہم خداوند کو موقع دیتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو جانچے تو وہ الزام لگائے بغیر ایسا کر گیا۔ وہ ہماری انسانی کمزوری کو سمجھتا ہے۔ تا ہم وہ پاک اور استباز ہے اور گناہ کی برداشت نہیں کر سکتا۔ پس ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ اگر کوئی چیز ہمارے ارادے کے درمیان آئے تو وہ ہمیں بتائے گا۔ نیز وہ ہمیں بتائے گا کہ ہمیں اسکے بارے میں کیا کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنا کلام ہمیں دیا ہے تاکہ ہماری رہنمائی کرے، ہمیں ہدایت دے اور ہمیں درست راہ پر لے چلے۔

”مبارک ہیں وہ جو اپنے جامے دھوتے ہیں کیونکہ زندگی کے درخت کے

پاس آنے کا اختیار پائیں گے اور ان دروازوں سے شہر میں داخل ہونے مگر کہتے اور جادوگر اور حرامکار اور خونی اور بت پرست اور جھوٹی بات کا ہر ایک پسند کرنے اور گھرنے والا باہر رہیگا۔
(مکافہ ۲۲: ۱۳-۱۵)

بیشتر گناہ جنکا یہاں ذکر کیا گیا ہے آسانی سے دیکھے جاسکتے ہیں اور انکی واضح نشانہ ہی کی جاسکتی ہے۔ تاہم جادوگری اور بت پرستی کی ایسی اشکال ہو سکتی ہیں جو شاید آسانی سے نہ پہچانی جاسکیں۔ شاید بعض اوقات یہ کوئی ”پارٹی کا کھیل“، دکھائی دے جسے صرف لطف اندوڑ ہونے کیلئے کیا جاتا ہے۔ استثناء ۹: ۱۸-۱۳ میں ایسے کام بتائے گئے ہیں جو دور حاضرہ کے جادوؤں نے سے مماثلت رکھتے ہیں مثلاً تاش کے پتے یا چائے کی پتیاں پڑھنا، روحوں سے صلاح لینا یا قسمت کا حال پڑھنا وغیرہ۔ اگر آپکے پاس کوئی ایسی کتابیں موجود ہیں جن میں سے آپ ایسی باتیں پڑھتے رہے ہیں تو آپ کوچاہیے کہ انہیں جلا دیں۔ حتیٰ کہ اگر آپ نے انہیں بھی استعمال نہ بھی کیا ہو تو بھی آپ کوچاہیے کہ انہیں دور کر دیں کیونکہ ابلیس بعد ازاں آپ کو پھنسانے کے لئے ان چیزوں کو استعمال کرنے کی کوشش کریگا۔ کئی گناہ مثلاً جھوٹ بولنا اس قدر واضح ہیں کہ بچہ بھی جانتا ہے کہ وہ کیا ہیں۔ لیکن ہمارا دشمن ابلیس ایمانداروں کو ان میں بھی پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ آزمائش اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ہلاکا سا جھوٹ بھی ہمیں مشکل سے باہر نکال سکتا ہے یا روپیہ کمانے میں ہماری مدد کر سکتا ہے۔

”بعض پر خوف کھا کر رحم کرو بلکہ اس پوشاک سے بھی نفرت کرو جو جسم کے سبب سے داغی ہو گئی ہو۔ اب جو تم کوٹھو کر کھانے سے بچا سکتا ہے اور اپنے پر جلال حضور میں مکال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے۔“
(یہودا ۲۳: ۲۲)

مشق



کون اس بات کا ذمہ دار ہے کہ خدا کے حضور میر ادل مجھے ملامت نہ کرے؟

2

رکاوٹوں سے بچنا

ہم نے پاک ہونے اور خدا اور ہمارے درمیان معاملات کو صاف رکھنے کے بارے میں بات کی ہے۔ رکاوٹوں سے بچنے سے مراد یہ ہے کہ بعض باتیں شاید غلط نہیں ہوتیں اگر انہیں اگلی مناسب جگہ اور وقت دیا جائے لیکن وہ ہمیں خداوند کے ساتھ قریبی تعلق سے دور رکھ سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر ایک مسجمی خاتون کپڑے بننے کی صلاحیت کو دوسروں کی مدد کے لئے استعمال کیا کرتی تھی۔ وہ بچوں کے لئے گرم سویٹر بناتی، مچھروں کے لئے بھاری گرم موزے بناتی اور رفو کا ایسا کام کرتی تھی جو شاید ہی دوسری عورتیں کر سکتیں۔ بعض اوقات طوفانی راتوں میں وہ باسل مقدس پڑھتی اور پھر رات گئے تک چراغ کی روشنی میں بُتی رہتی۔ پھر اس نے کلیسیا میں جانا چھوڑ دیا کیونکہ وہ بُنائی کرتا چاہتی تھی۔ تاہم روح القدس نے وفاداری سے خطرے کا نشان اسے دکھایا اس سے قبل کے بہت دیر ہو جاتی اور اس نے پھر خدا کو پی زندگی میں اولین حیثیت دینی شروع کر دی۔ اس نے کلیسیا میں جانے کے لئے وقت نکالا اور ساتھ ساتھ وہ کپڑے بننے کا کام بھی کرتی۔

کئی سرگرمیاں جو بذاتِ خود بے ضرر ہیں ہمارے وقت کو پُرانا سکتی ہیں اور خدا

کے ساتھ ہماری زندگی میں رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہیں۔ شکار کھیلنے، کھیل کو، سلامی کرائی، پڑھنے اور دیگر ہزاروں سرگرمیوں میں کوئی ہر ج نہیں جب تک انہیں ہماری زندگی میں ثانوی حیثیت حاصل رہے۔ ورنہ وہ پورے دل سے خدا کی عبادت میں رکاوٹ پیدا کریں گی جو ہماری زندگیوں میں اولین حیثیت کا حقدار ہے۔

”پس اے بھائیو۔ میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماں کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔ اور اس جہان کے ہمہ کل نہ بون بلکہ عقل نہیں ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔“ (رومیوں ۱۲:۲)

کیا آپ نے اس حوالے کے آخری حصہ پر غور کیا ہے؟ جب ہم اپنے سارے دل سے خداوند کی عبادت کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم جان سکیں گے کہ اسے کیا پسند ہے اور وہ کن باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ وہ نقصان دہ، بنیادی طور پر نقصان دہ اور حقیقی نیکی میں فرق کرنے میں ہماری مدد کریگا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو منظم رکھیں یعنی اپنا تعلق خدا کے ساتھ درست رکھیں۔ جب ہم ایسا کریں گے تو ہر دوسری چیز اپنی درست جگہ پر آجائے گی۔

”غرض اے بھائیو! جتنی بتیں سچ ہیں اور جتنی بتیں شرافت کی ہیں اور جتنی بتیں واجب ہیں اور جتنی بتیں پاک ہیں اور جتنی بتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی بتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی بتیں ہیں ہیں ان پر غور کیا کرو۔“ (فلپیوں ۸:۲)

مشق



3 مندرجہ ذیل جملے مکمل کریں۔

الف: ہمیں ہمیشہ خداوند کو اپنی زندگیوں میں.....

ب: جگہ دیتی چاہیے۔

ب: خداوند کی درست طور پر عبادت کے لئے لازم ہے کہ اپنے

خیالات اور رویوں کو،

اور

رکھیں۔

4 مندرجہ ذیل میں سے کوئی سرگرمیاں ہمیں پورے دل سے خداوند کی عبادت

کرنے سے روک سکتی ہیں؟

الف: اچھی کتابیں پڑھنا۔

ب: خط لکھنا۔

ج: کھیل کھینا۔

د: کام کرنا۔

و: سفر کرنا۔

ہ: محصلی کا شکار۔

آپکے ذیال میں پوس نے فلپیوں ۸:۳ میں یہ کیوں لکھا ہے کہ ہمیں صرف اچھے خیالات سوچنے چاہیں؟

ظاہری اظہار

مقصد نمبر ۱ عہد جدید کی عبادت کی صفات کی نشاندہی کرنا۔

ہم نے اچھی عبادت کے پس منظر کے متعلق بات کی ہے یعنی ایسا دل جو خدا کے حضور درست ہوا اور یقیناً اس کا نتیجہ نیک اعمال کی صورت میں نکلتا ہے۔ اگر ہم خدا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے بھائی سے محبت رکھتے ہیں تو ہم اسے فقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ہم اسکی مدد کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

تاہم بعض ظاہری چیزیں یعنی عبادت کے ظاہری اظہار ایسے ہیں جو ہمارے ذہنوں میں سوالات اٹھاسکتے ہیں۔ کیا ہمیں عہد عتیق کے یہودیوں کی مانند قربانیاں گذرانے کی ضرورت ہے؟ کیا ہمیں رسولوں یا دیگر مقدسین کے مجسموں کے سامنے جھکنا چاہیے؟ کیا کلکیسیا میں تالیاں بجانابے ادبی ہے۔

عبدت سے متعلق بعض باتوں کا تعلق ثقافت سے ہے اور یقیناً ثقافت بذات خود غلط نہیں ہے۔ ہر معاشرے میں عبادت کے بعض قابل قبول رواج ہیں جو کلکیسیا اور زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ جب تک یہ باطل مقدس کے اصولوں کے متضاد نہ ہوں یہ غلط نہیں ہیں۔ نیز جہاں تک خدا کا تعلق ہے یہ ضروری بھی نہیں ہیں۔ تاہم یہ عبادت کے متعلق ہمارے نکتہ نظر کو متاثر کرتے ہیں۔

ہمارے عمل کا انحصار ہماری شخصیت پر بھی ہوتا ہے۔ اپنے دوستوں کے متعلق سچیں۔ شاید آپکا کوئی دوست ایسا ہو جسے اگر آپ کوئی تھنہ دیں تو وہ خوشی سے اچھلنے کو نہ لگے۔ شاید دوسرا دوست بھی تھفہ لیکر اتنا ہی خوش ہو لیکن وہ صرف مسکرا کر شکریہ ادا کرے۔ ان دونوں کا رد عمل مختلف کیوں تھا؟ صرف اسلئے کہ انکی شخصیت مختلف ہے۔

ان باتوں کے علاوہ بابل مقدس نے ہمیں عبادت کے لئے رہنمای اصول دیئے ہیں۔ عہد عقیق کے عبادت گذاروں کو بھی خاص اصولات دیئے گئے تھے خاص طور پر قربانی گذرانے کے لئے۔ آج ہم ان اصولوں کی پیروی نہیں کرتے کیونکہ وہ قربانیاں آنے والی باتوں کا نشان یا ” تصاویر ” تھیں۔ برے کو ذبح کرنا یا خون کا چھڑکا جانا اس کی جانب اشارہ کرتا تھا۔ وہ خدا کا بره ہے جس کا خون صلیب پر ساری دنیا کے گناہوں کے لئے بھایا گیا۔ ہم آج یہ رسم اسلئے اونہیں کرتے کیونکہ ہمیں اسکی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ اسکے معنی کیا ہیں اسلئے ہم کلوڑی پر نظر کرتے ہیں اور اس کا مل قربانی کو قبول کرتے ہیں جو ہمارے لئے گذرانی جا چکی ہے۔

”غرض پہلے عہد میں بھی عبادت کے احکام تھے اور ایسا مقدس جو دنیوی تھا لیکن مسح بکروں اور پچھڑوں کا خون لے کر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی اور اسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے تاکہ اس موت کے وسیلہ سے جو پہلے عہد کے وقت کے قصوروں کی معافی کیلئے ہوئی ہے بلائے ہوئے لوگ وعدہ کے مطابق ابدی میراث کو حاصل کریں۔“

(عبرانیوں ۹:۱۱، ۱۵)

عہد جدید اس نکتے پر زور دیتا ہے کہ صرف خدا عبادت کے لائق ہے۔ یوحنہ عارف بتاتا ہے کہ کس طرح وہ ایک آسمانی مخلوق کے سامنے جھکا لیکن اسے ان الفاظ کے

ساتھ منع کیا گیا، ”خبردار! ایسا نہ کر۔ میں بھی تیر اور تیرے اُن بھائیوں کا ہم خدمت ہوں جو یسوع کی گواہی دینے پر قائم ہیں۔ خدا ہی کو بحمد کر کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے۔“ (مکافہ ۱۹:۱۰)

یسوع نے اپنی صلیبی موت سے ہمارے لئے دروازہ ہکولا کہ ہم بھی کا ہن کی مراعات حاصل کر سکیں۔ ہم سب برہ راست خدا کے پاس جا کر اسکی عبادت کر سکتے ہیں۔

”جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی۔ اور ہم کو ایک با دشائی بھی اور اپنے خدا اور باب کیلئے کا ہن بنادیا۔ اسکا جلال اور سلطنت ابد ال آباد رہے۔ آمین۔“

(مکافہ ۵-۶)

ہم اپنے سارے دل سے خدا کی عبادت کے لئے آزاد ہیں اور اس عبادت کا اظہار کئی طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ اسباق میں ہم نے دعا، موسیقی، گیتوں، انتظار کرنے اور اپنے کاموں کے وسیلہ سے عبادت کا ذکر کیا تھا۔ کیا خداوند سے محبت کے اظہار کے اور بھی طریقے ہیں؟ کیا ہم شخصی عبادت میں ایسا کر سکتے ہیں؟ کیا ہم دیگر ایمانداروں کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں جب تعریف ہمارے دل میں ابھرتی ہے؟

روح القدس عبادت کے وقت میں ہماری مدد کرتا ہے۔ جب ہم جماعتی طور پر اکٹھے ہوتے ہیں تو گیت گانے اور خوشی سے تالیاں بجانے کے موافعے ملتے ہیں۔ یہ بابل مقدس کے مطابق ہے (زبور ۲:۳)۔ بابل مقدس ہمیں ہاتھ اٹھانے کیلئے بھی کہتی ہے۔

”اے خداوند کے بندو! آؤ سب خداوند کو مبارک کہو۔ تم جورات کو خداوند کے گھر میں کھڑے رہتے ہو! مقدس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور خداوند کو مبارک کہو۔“ (زبور ۲:۱۳-۱۴)

بابل مقدس داؤد کے بارے میں بتاتی ہے جس نے عہد کے صندوق کے سامنے رقص کیا جب اسے یو ٹلیم لا یا جارہا تھا ”اور داؤد خداوند کے حضورا پنے سارے زور سے ناچنے لگا،“ (سموئیل ۲: ۱۷)۔ بلاشبہ اسکی خوشی اس قدر زیادہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو ساکت نہ رکھ سکا۔

خداوند عبادت اور پر خلوص پرستش میں آزادی کی خواہش کرتا ہے۔ روح القدس باپ کو جلال دینے کیلئے ہم میں جنبش کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہماری مختلف شخصیتوں کو استعمال کرتا ہے کیونکہ وہ ہمیں فرد واحد کے طور پر دیکھتا اور جانتا ہے۔

ہمیں بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر کوئی ہماری مانند نہیں ہے اور دوسرے لوگ روح القدس کی جنبش کے بارے میں مختلف عمل رکھتے ہیں۔ شاید ایک شخص اپنے جذبات کے اظہار میں دوسرے شخص کی مانند تیز نہ ہو۔ وہ شخص جو خاموشی سے خداوند کی سنتا ہے شاید اسکی روح آسمان میں اُس کے ساتھ ملی ہو۔ کسی شخص نے ایک عورت سے سوال پوچھا جسکے پاؤں رقص کرتے رہتے تھے اگرچہ کبھی کبھارہی اپنی جگہ سے بیٹھتی تھی۔ انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتی تھی جس میں سات بچے تھے اور ساتوں لفڑیے تھے۔ حیرت کی بات نہیں کی اسکی پرستش نے رقص کی شکل لی تھی۔ جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ہے عبادت میں انکے ظاہری اظہار ایسے نہ تھے تھا ہم ان میں سے ہر ایک پر خلوص اور دلی عبادت میں شریک تھا۔

اگر ہم رومیوں ۱۰: ۱۲ میں دیئے گئے اصول کی پیروی کریں تو ہماری حمد و ستائش میں بے ادبی نہیں ہوگی اور نہ ہی اس سے کوئی ٹھوکر کھائے گا، ”برادرانہ محبت سے آپس میں ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کی رو سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو۔“ ہم دوسرے لوگوں، انکی ثقافت، انکی شخصیت اور خداوند کے ساتھ انکی زندگی کا احترام کریں گے۔

مشق



6

ہر درست بیان کے حرف تھجی پر دارہ کھینچیں۔

الف: عہد عتیق کی قربانیاں آنے والی باتوں کا نشان یا ” تصاویر“ تھیں۔

ب: عبادتی مورتیں یا صورتیں ذہن کو خداوند پر مرکوز رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔

ج: یوحنا عارف کو بتایا گیا کہ وہ کسی آسمانی مخلوق کے سامنے نہ بھکے بلکہ خدا کو سجدہ کرے۔

د: ہم سب برآ راست خدا کے پاس جا کر اسکی عبادت کر سکتے ہیں۔

7

جملہ کی ہر درست تکمیل کے سامنے درست کا نشان لگائیں۔ باطل مقدس

میں ہم لوگوں کو خداوند کی عبادت کرتا دیکھتے ہیں
الف: ہاتھ اٹھا کر۔

ب: اسکے حضور قص کرتے ہوئے۔

ج: با آوازِ بلند چلاتے ہوئے۔

د: اسکے حضور انتظار کرتے ہوئے۔

و: تالیاں بجا تے ہوئے۔

بیان مکمل کیجیے۔ ہماری عبادت سے لوگوں کو ٹھوکرنیں لگے گی اور لوگ اس سے دور نہیں ہونگے اگر ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے اور انکی کریں۔

8

کیا آپ نے اس سبق میں خداوند کی عبادت کے نئے طریقے دریافت کئے ہیں؟ انکی فہرست دیں۔

9

سوالات کے جوابات

1 ج: دعا کرنا اور خدا سے معافی حاصل کرنا۔

6 الف: درست۔

ب: غلط۔

ج: درست۔

د: درست۔

2 میں ذمہ دار ہوں۔

7 الف: ہاتھ اٹھا کر۔

ب: اُسکے حضور قص کرتے ہوئے۔

و: اُسکے حضور انتظار کرتے ہوئے۔

3

الف: اولین۔

ب: پاک، صاف اور رکاوٹ سے دور۔

8

محبت، عزت۔

4

یہ سب سرگرمیاں پہلی جگہ لے سکتی ہیں اور ہماری عبادت میں رکاوٹ کا باعث ہو سکتی ہیں۔ یہ اس وقت تک اچھی سرگرمیاں ہیں جب تک ہمارے اور خدا کے درمیان حائل نہ ہوں۔

9

آپکا جواب۔

5

آپکا جواب۔ میں کہونگی کہ صرف اچھے اور پاکیزہ خیالات ہمیں خداوند کی رفاقت میں داخل ہونے کیلئے تیار کرتے ہیں۔

نوٹس